صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز جمعة المبارک مورخہ یکم اپریل 2016 بمطابق 22 جمادی الثانی 1437 ہجری بعد از دوپہر تین بجکر پندرہ منٹ پر منعقد ہوا۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر، مہر تاج روغانی مسند صدارت پر متمکن ہوئیں۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِٱللَّهِ مِنَ ٱلشَّيۡطَٰنِ ٱلرَّجِيمِ۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ ٱتَّقُواْ ٱللَّهَ وَلۡتَنظُرۡ نَفۡسٞ مَّا قَدَّمَتۡ لِغَدٖۖ وَٱتَّقُواْ ٱللَّهَۚ إِنَّ ٱللَّهَ خَبِيرُۢ بِمَا تَعۡمَلُونَO وَلَا تَكُونُواْ كَٱلَّذِينَ نَسُواْ ٱللَّهَ فَأَنسَىٰهُمۡ أَنفُسَهُمۡۚ أُوْلَٰٓئِكَ هُمُ ٱلۡفَٰسِقُونَOلَا يَسۡتَوِيٓ أَصۡحَٰبُ ٱلنَّارِ وَأَصۡحَٰبُ ٱلۡجَنَّةِۚ أَصۡحَٰبُ ٱلۡجَنَّةِ هُمُ ٱلۡفَآئِزُونَ۔

(ترجمہ): اے ایمان والوں! خدا سے ڈرتے رہو اور ہر شخص کو دیکھنا چاہیئے کہ اس نے کل (یعنی فردائے قیامت) کے لئے کیا (سامان) بھیجا ہے اور (ہم پھر کہتے ہیں کہ) خدا سے ڈرتے رہو بے شک خدا تمہارے سب اعمال سے خبردار ہے۔ اور ان لوگوں جیسے نہ ہونا جنہوں نے خدا کو بھلا دیا تو خدا نے انہیں ایسا کر دیا کہ خود اپنے تئیں بھول گئے۔ یہ بدکردار لوگ ہیں۔ اہل دوزخ اور اہل بہشت برابر نہیں۔ اہل بہشت تو کامیابی حاصل کرنے والے ہیں۔ وآخِرُ الدَعوَانا أَنِ ٱلۡحَمۡدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلۡعَٰلَمِينَ۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: رَبِّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي۔ وَيَسِّرْ لِي أَمْرِي۔ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّن لِّسَانِي۔يَفْقَهُوا قَوْلِي۔

جناب شوکت علی یوسفزئی: پوائنٹ آف آرڈر، میڈم!

Madam Deputy Speaker: I am, I am sorry, I am going to take the Questions first.

جناب شوکت علی یوسفزئی: نا میڈم! میں ایک بہت Important بات کرنا چاہتا ہوں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی جی۔

جناب شوکت علی یوسفزئی: میڈم، یہ جو ہمارے E-Governance کے جو سکرین ہمارے سامنے پڑے ہیں، اس پہ انہوں نے یہ نام غلط لکھا ہے۔۔۔۔۔

Madam Deputy Speaker: Okey, it`s very important but we will okey.

جناب شوکت علی یوسفزئی: میڈم، یہ پختونخوا نہیں ہے، یہ پختونخوا ہے۔

Madam Deputy Speaker: I am sorry, I am going to take the Questions first. Ji, ji, okey, it`s very important but we will, okey, okey, thank you. Question No. 2778, this is from Mohtarma Najma Shaheen Sahiba.

نشانزدہ سوالات اور ان کے جوابات

* 2778 _ محترمہ نجمہ شاہین: کیا وزیر جیلخانہ جات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبہ بھر میں جیل ہسپتالوں کی تعداد کتنی ہے؛

(ب) ان ہسپتالوں میں تعینات ڈاکٹرز اور پیرا میڈیکل سٹاف کی تعداد کتنی ہے، مکمل لسٹ مہیا کی جائے، نیز ہسپتالوں میں کیا کیا سہولتیں مہیا ہیں، تفصیلات فراہم کی جائیں؟

ملک قاسم خان خٹک (مشیر برائے جیلخانہ جات): (الف) صوبہ خیبر پختونخوا کی جیلوں میں ہسپتالوں اور ڈسپنسریوں کی تعداد 22 ہے۔

(ب) جیل ہسپتالوں اور ڈسپنسریوں میں تعینات ڈاکٹرز اور پیرا میڈیکل سٹاف کی تعداد ایوان میں پیش کی گئی ہے جبکہ ان ہسپتالوں / ڈسپنسریوں میں قیدیوں کیلئے صحت کی موجود سہولیات کی تفصیل درج ذیل ہے:

(1) صوبے کی تمام جیلوں میں ہسپتال اور ڈسپنسری کی سہولیات موجود ہیں جن میں بیمار قیدیوں / حوالاتیوں کا روزانہ کی بنیاد پر معائنہ کیا جاتا ہے اور ساتھ موجود ادویات بھی فراہم کی جاتی ہیں۔

(2) تمام جیل ہسپتالوں اور ڈسپنسریوں میں ڈاکٹرز اور پیرا میڈیکل سٹاف تعینات کیا گیا ہے جو کہ بیمار قیدیوں / حوالاتیوں کی 24 گھنٹے صحت کی سہولیات فراہم کرنے میں مصروف عمل ہے۔

(3) صوبے کی کچھ جیلوں کے ہسپتالوں میں Dental Chairs بیمار قیدیوں کے علاج معالجہ کیلئے مہیا کی گئی ہیں۔

(4) موجودہ مالی سال کے دوران صوبائی حکومت نے جیل ہسپتالوں میں بیمار قیدیوں کے علاج معالجہ کیلئے مبلغ 64 لاکھ 34 ہزار روپے فنڈز فراہم کئے ہیں جس سے جیل ہسپتالوں کیلئے ادویات اور دیگر ضروری طبی آلات خریدے جائیں گے۔

(5) جیل ہسپتالوں کے اندر علاج کے علاوہ بیمار قیدیوں کو ڈاکٹرز کی ہدایت کے مطابق جیل سے باہر ہسپتالوں کو بھی علاج کی غرض سے بھجوایا جاتا ہے۔

(6) صوبے کی تمام سنٹرل جیلوں کو ایمبولینس کی سہولت حاصل ہے۔

(7) ضلعی ہیڈ کوارٹرز ہسپتالوں سے باہر ڈاکٹرز ہفتہ میں ایک بار جیلوں کا دورہ کرتے ہیں اور بیمار قیدیوں کو علاج معالجہ کی سہولت فراہم کرتے ہیں۔

(8) جیلوں میں قیدیوں کی بلڈ سکریننگ ٹیسٹ برائے ہیپاٹائٹس (بی)، (سی) اور (ایچ آئی وی) ایڈز کے ٹیسٹ کرائے جاتے ہیں اور مہلک امراض میں مبتلا قیدیوں / حوالاتیوں کو جیل کے اندر اور باہر ہسپتالوں میں علاج معالجہ کی سہولت دی جاتی ہے۔

محترمہ نجمہ شاہین: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ، جناب چیئرپرسن صاحبہ۔ جناب! میرا یہ کوئسچن جیلوں کے بارے میں ہے، یہاں پہ بتایا گیا ہے کہ جیلوں میں، ہسپتالوں میں ڈسپنسریوں کی تعداد 22 بتائی گئی ہے صوبہ بھر میں، لیکن جو کچھ یہاں پر بیان کیا گیا ہے، میرے خیال میں یہ سہولیات گراؤنڈ پہ موجود نہیں ہیں۔ میں منسٹر صاحب سے یہ درخواست کرونگی کہ اس پہ باقاعدہ انکوائری کمیٹی بنائی جائے اور صوبے میں ایسے بھی ضلعے ہیں جہاں پہ جیل کا سٹاف موجود ہے لیکن وہاں پہ جیل نہیں ہے، یہ میرے خیال میں سوات کی ایک رپورٹ ہے میرے پاس اور یہ جو ہے تو یہاں جو بتائی گئی ہے، جو تفصیل

بتائی گئی ہے تو اس میں ایسا ہے کہ جو یہاں صحت کے بارے میں سہولیات بتائی گئی ہیں، وہ تو ہمارے ہسپتال میں بھی موجود نہیں ہیں تو میں منسٹر صاحب سے یہ درخواست کرونگی کہ اس کے بارے میں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: یس۔ ملک قاسم صاحب۔

ملک قاسم خان خٹک (مشیر جیلخانہ جات): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ محترمه میډم سپیکر، جواب ډیر مفصل دے خو بهر کیف چې دوئ وائی چې دا جیلونو کښې سهولیات، مونږ په هر جیل کښې خپله ډسپنسری، هسپتال شته خو که چرته داسې بیمار وی چې هغه بهر جیل ته استولې شی، ډسټرکټ هیډ کوارټر ته، مین هسپتال ته نو مونږه هغه مریض چې کوم دے هغلته ریفر کوؤ او هغلته ئے باقاعده علاج کوؤ او څومره پورې چې د قیدیانو تعداد دے، دیکښې شک نشته چې زمونږ ټوله صوبه Over load ده او په دې باره کښې مونږ ډیر زر، آراستی کانفرنس چې کوم دے په دې باندې د وزیر اعلیٰ صاحب په هدایت باندې مونږه راغوښتې دے او انشاءالله دا د دوئ چې کوم مسائل دی، دا هغه کوئسچن Already کمېټۍ ته لاړ دے او دا به اوس زه یقیناً چې دا دوئ څه وائی، د دې به زه انکوائری کوم د الله په فضل سره دوئ به زه مطمئن کوم شکریه۔

جناب عبدالستار خان: میڈم سپیکر۔

Madam Deputy Speaker: It's related to this one?

جناب عبدالستار خان: جی، میڈم۔

Madam Deputy Speaker: Okay.

جناب عبدالستار خان: میڈم، یہ سوال ہمارے جیلخانہ جات کے متعلق، مطلب بڑا اہم سوال ہے اور یہاں پہ محکمے نے اور منسٹر صاحب نے جواب دیا ہے کہ صوبے کی مختلف جیلوں میں 22 ڈسپنسریز تو ہیں لیکن دور دراز علاقوں میں جو سب جیل ہیں، ہمارے خصوصاً بٹگرام، شانگلہ اور کوہستان میں، ان جیلوں میں ڈسپنسریز نہیں ہیں۔ ایک تو میں یہ Point out کرلوں پہلے، دوسرا یہ ہے کہ اس میں جو جواب انہوں نے لکھا ہے کہ Blood screening ہیپاٹائٹس بی اینڈ سی، ایچ آئی وی ایڈز کے بارے میں ہے، کینسر کے بارے میں، وہاں پہ ڈسپنسری نہ ہونے کی وجہ سے ڈاکٹر نہ ہونے کی وجہ سے میرے حلقے میں سب جیل داسو میں اس دن ایک بندہ کینسر سے مر گیا ہے، میں نے حتی الوسع کوشش کی کہ ان کو ریفر کریں، آگے کسی بڑے ہسپتال میں تو یہ Arrangements ہماری جیلوں میں نہیں ہیں، یہ ایک انسانی بات بھی

ہے، لہذا اس پہ منسٹر صاحب ہمیں Commitment دیں کہ جن جیلوں میں ڈسپنسریز نہیں ہیں، وہاں پہ ادویات، ڈاکٹرز اور ڈسپنسریز کو Insure کرائیں کہ کیا ان کا پروگرام ہے یا یہاں نہیں ہے؟ ہمیں بتایا جائے۔

<u>جناب سلیم خان:</u> میڈم، ایک سپلیمنٹری میرا بھی ہے، اس کے ساتھ۔

<u>Madam Deputy Speaker:</u> Is supplementary with this one?

<u>Mr. Saleem Khan:</u> Yes, with this one.

<u>Madam Deputy Speaker:</u> Okay.

<u>جناب سلیم خان:</u> تھینک یو، میڈم۔ محترم منسٹر صاحب نے کہا کہ تمام جیلوں میں ڈسپنسریز ہیں مگر میڈم! ڈسپنسریز تو جیلوں کے اندر ہیں مگر وہاں پہ ایسے کوئی ٹیکنیشنز یا کوئی ڈسپنسرز ہوتے ہیں، وہاں پہ میڈیکل آفیسرز کی پوسٹیں ہیں مگر وہاں پہ کوئی میڈیکل آفیسر اس جیل کے اندر نہیں ہے جس کی وجہ سے جتنے بھی جو قیدی ہیں، ان کا ایک تو کہیں اور لے جانے کیلئے مسئلہ ہوتا ہے، سیکورٹی کا بھی وہ ہوتا ہے، بھاگنے کا بھی خطرہ ہوتا ہے تو اس وجہ سے ان کی Proper treatment جیل کے اندر نہیں ہوتی ہے، تو میرا سوال ہے منسٹر صاحب سے کہ یہ ان جیلوں کے اندر میڈیکل آفیسرز کی اپوائنٹمنٹ کب کریں گے؟

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر:</u> ملک قاسم صاحب۔

<u>مشیر جیلخانہ جات:</u> شکریہ، میڈم سپیکر۔ میں عبدالستار خان کا بہت مشکور ہوں اور سلیم خان کا بھی بہت مشکور ہوں کہ انہوں نے اچھے پوائنٹ کی نشاندہی کی ہے اور یہ میں پہلے بھی کہہ چکا ہوں کہ Already ہم نے اپنے ہیلتھ ونگ میں، میں نے تو Already ڈیمانڈ کی ہوئی ہے۔ میں نے اس کو کسچن میں جو جواب دیا ہے کہ وہاں ہسپتالیں ہیں، ڈسپنسریاں ہیں مگر وہ معقول علاج نہیں ہے، اس لئے ہم ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ سے رابطے میں ہیں اور ان سے باقاعدہ ہم نے ڈاکٹر مانگے ہیں، ہیلتھ کو، ہم نے خط لکھے ہیں اور ابھی اس کے بارے میں ہم نے اجلاس بلایا ہے، ہمیں پراجیکٹ ونگ چاہیئے، ہمیں ہیلتھ ڈائریکٹریٹ چاہیئے کیونکہ ہماری اتنی بڑی Strength ہو گئی اب کیونکہ روز بروز جرائم پیشہ افراد جیلوں کی طرف آرہے ہیں تو یہ جو مطالبہ ہے، انکا بالکل درست ہے اور ہم کوشش کر رہے ہیں کہ ان کا ازالہ کریں، انشاء اللہ۔

<u>Madam Deputy Speaker:</u> Shahram, do you want to add something to this?

<u>جناب شہرام خان {سینیئر وزیر (صحت وانفارمیشن ٹیکنالوجی)}:</u> جی سپیکر صاحبہ، بالکل ان کی بات صحیح ہے کہ ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ ان کو سروسز Provide کرتا ہے اور ہماری ملک صاحب سے اور ان کے

ڈیپارٹمنٹ سے یہ ڈسکشن چل رہی ہے کہ ہر جیل جو ہے، وہاں پہ ایک ایسا وارڈ بنایا جائے جہاں پہ وہ ساری ہیلتھ Facilities کی Provide کی جائیں، Technical assistance یا اور جو ہو گی، وہ ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ ان کو Provide کرے گا لیکن یہ خود چونکہ ڈیپارٹمنٹ ان کا ہے تو یہ ان کو Lead کرنا ہو گا تو اس میں ہم ان کو Support کرتے ہیں اور سیکرٹری ہیلتھ کی IG Prisons سے Already بات ہو گئی ہے اور اس پہ کام چل بھی رہا ہے تو اب Way forward کیا ہے؟ ڈیٹیلز تو مجھے اس وقت پتہ نہیں ہے لیکن ہمارا ارادہ یہی ہے جو ملک صاحب نے کہا کہ ہسپتال، جیلخانہ جات میں At least ایک ایک وارڈ ہونا چاہیئے Health facility کے حوالے سے، At times رات کو Prisoners کو کچھ تکلیف ہو جائے یا کسی اور ٹائم، تو ان کو Health facilities provide کرنی چاہئیں تو انشاء اللہ وہ ہو رہی ہیں جی۔

<u>جناب محمود جان:</u> میڈم، کورم پورا نہیں ہے، جی کورم-----

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر:</u> میرا خیال ہے کہ شہرام صاحب نے جواب بھی-----

<u>جناب محمود جان:</u> میڈم، کورم پورا نہیں ہے۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر:</u> کورم پورا نہیں ہے؟

<u>جناب محمود جان:</u> جی میڈم۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر:</u> یہ کاؤنٹ کریں ذرا، کاؤنٹ کریں ذرا۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

<u>Madam Deputy Speaker:</u> The Quorum is complete, so we will continue.

<u>جناب منور خان ایڈوکیٹ:</u> میڈم سپیکر۔

<u>Madam Deputy Speaker:</u> Okay, you want in relation------

<u>جناب منور خان ایڈوکیٹ:</u> جی میڈم۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر:</u> اوکے، پلیز ان کا مائیک آن کر دیں۔

<u>جناب منور خان ایڈوکیٹ:</u> میڈم، Kindly Madam! میں آپ کے سامنے یہ بات لانا چاہتا ہوں-----

محترمہ ڈپٹی سپیکر: Excuse me, just one minute، میری بات سنیں، آپ اپنی سیٹ پہ آ جائیں پلیز، آپ اپنی سیٹ پہ آ جائیں، Please, I am going to listen to you، آپ اپنی سیٹ پہ آ جائیں۔

جناب منور خان ایڈووکیٹ: Madam Speaker! Being a doctor، جیسے کہ سب نے کہا کہ ڈسپنسریاں نہیں ہیں، ڈاکٹرز نہیں ہیں، ہسپتالوں، جیلوں میں تو Kindly اگر آپ اس کی یہاں پہ کوئی ایک کمیٹی بنادیں اور وہ کمیٹی اس پر کام کرے کہ کے پی کے میں جتنی بھی جیلز ہیں، جیسے لکی ہے، بنگرام ہے، جتنے بھی یہ نام لئے ہیں تاکہ اس پہ کم از کم اسمبلی سے یہ ایک چلی جائے، پروپوزل چلی جائے، کم از کم وہاں پہ تو کوئی ڈسپنسر یا میڈیسن، کوئی اس چیز کا تو کم از کم وہ ہر جیل میں ہونی چاہیئے، یہاں پہ میں یہ ریکویسٹ کرونگا کہ کوئی کمیٹی مقرر کریں اس سلسلے میں، تاکہ یہ ایشو حل ہو جائے۔

Madam Deputy Speaker: Sobia, please Sobia, I am not going to take your Question, you can go to your seat, okay.

میں پینڈنگ کردونگی، آپ کا اس کے بعد آرہا ہے۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: جی میڈم، بس میں جارہی ہوں لیکن ایک ضروری بات ہے-----

Madam Deputy Speaker: You can't talk across the table with me, sorry, you can't talk like that. Yes, Qasim Sahib.

جناب عبدالستار خان: میڈم سپیکر، جیل میں Facilities نہیں ہیں-----

محترمہ ڈپٹی سپیکر: مائیک آن کردیں، خیر ہے۔

جناب عبدالستار خان: ہمارے ہیلتھ منسٹر صاحب بھی کہتے ہیں کہ ہونا چاہیے لیکن یہ کب تک ہوگا؟ کوئی Time bar ہے، اس میں ہمیں ٹائم بتائیں گے کہ کب تک یہ ریفارمز لائیں گے؟ اس میں یہ دو حوالوں سے، ڈسپنسریز کے حوالے سے، ڈاکٹرز کے حوالے سے، دوسرا میڈم! میں پوائنٹ آؤٹ کرنا چاہتا ہوں کہ آج گورنمنٹ Willingly اجلاس کو وہ کرنا چاہتی ہے کیونکہ ہماری ترامیم ہیں بہت سے بل میں، لہذا ان کو Face کرنا چاہئیے، یہ ہماری اسمبلی ہے اور یہاں پہ لیجسلیشن ہوتی ہے، بڑی اہم آج، مطلب ایجنڈا ہے، جان بوجھ کر حکومتی ممبران باہر جاتے ہیں اور اس میں اگر وہ کریں گے تو یہ بہت بڑی عجیب سی تاریخ ہوگی ہماری صوبائی اسمبلی کی، گورنمنٹ کو بھاگنا نہیں چاہیے، آنا چاہیے، Face کرنا چاہیے۔

(تالیاں)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: قاسم صاحب۔

مشیر جیلخانہ جات: جی دا خبره ډیره غلطه ده چې ګورنمنټ منډه کوی، سوال نه پیدا کیږی، مونږ په فرنټ لائن باندې جنګیږو، دا تصور مه کوه او نه چانه یریږو، په دیکښې (تالیاں) دا جواب دے چې منور خان صاحب کومه خبره وکړه، د دې کمیټئ زه سپورټ کوم، مونږ غواړو چې په جیلونو کښې اصلاحات راشی، مونږ غواړو چې د جیل قیدیانو ته سهولیات نا پید دی او پیدا شی، دا کمیټی زه سپورټ کوم او بالکل د جوړه شی څکه چې دا خو د خلقو د مفاد خبره ده، بیا چې زه د مفاد خبره نه کوم، بیا به زه غلط کوم۔ شکریه جی۔

Madam Deputy Speaker: Okay. So, Qasim Sahib is supporting the Committee, so we will have a committee but we will consider the names afterwards, okay, not now.

قاسم صاحب! تاسو غواړئ چې دا تاسو سټینډنګ کمیټی ته ریفر کړئ، تاسو غواړې دا؟

مشیر جیلخانہ جات: دا د دوئ مرضی ده، د مؤور مرضی ده چې هغه څه وائی، که وائی چې لاړ د شی زمونږه کمیټئ ته، شاه حسین خان ئے صدر دے، زه ئے سپورټ کوم، که چرې دے وائی چې بله کمیټی د جوړه شی، مونږ غواړو چې دې جیل کښې کوم اسیر خلق دی چې هغوی ته آرام ملاؤ شی۔

Madam Deputy Speaker: Okay, you will have to decide, you want to refer it to Standing Committee or do you want to have a separate committee? You have to decide. یو کس د جواب را کړی، ډیر نه، او کے۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: میڈم، سپیشل کمیٹی بنانی چاہیے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: سپیشل کمیٹی بنانی چاہیے۔ Okay, we will make a Special Committee اور نام اس کے بعد Decide کریں گے۔ Thank you very much.

Next Question, 2779, Muhtarma Najma Shaheen. اس کا مائیک آن کر دیں۔

محترمہ نجمہ شاہین: بس اس کیلئے یہ ہے-----

Madam Deputy Speaker: Please, read you Question No. Najma Bibi.

محترمہ نجمہ شاہین: میری بھی یہی Suggestion ہے کہ ایک کمیٹی-----

Madam Deputy Speaker: Najma Bibi! Please read your Question No.

محترمہ نجمہ شاہین: اچھا، دوسرا چلا گیا، 2779۔

* 2779 _ <u>محترمہ نجمہ شاہین:</u> کیاوزیر جیلخانہ جات ارشاد فرمائیں گے کہ:
(الف) آیا یہ درست ہے کہ کوہاٹ میں ڈسٹرکٹ جیل موجود ہے؛
(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو ڈسٹرکٹ جیل کوہاٹ میں کل کتنے قیدیوں کی گنجائش ہے اور موجودہ قیدیوں کی تعداد کتنی ہے، مکمل تفصیلات مہیا کی جائیں؟

<u>ملک قاسم خان خٹک (مشیر جیلخانہ جات):</u> (الف) جی ہاں۔
(ب) ڈسٹرکٹ جیل کوہاٹ میں کل 500 قیدیوں کی گنجائش ہے اور موجودہ قیدیوں کی تعداد 558 ہے، جن میں قیدیوں کی 72 اور حوالاتوں کی تعداد 488 ہے۔ (تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)۔

<u>محترمہ نجمہ شاہین:</u> اس کوئسچن پہ بھی میں یہی کہوں گی کہ اس کیلئے بھی ایک کمیٹی بنائی جائے، انکوائری کمیٹی جو کہ اس کا کوئی حل نکال سکے کیونکہ اس طرح کا ایک کوئسچن میرا ایک سال پہلے بھی کمیٹی کو ریفر ہوا تھا لیکن ابھی تک اس پہ کچھ کام نہیں ہوا، اس لئے اس کوئسچن کو میں یہ کہوں گی کہ اس کیلئے بھی ایک انکوائری کمیٹی بنا کے اس کیلئے کوئی Solution نکالا جائے۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر:</u> ملک قاسم صاحب۔

<u>مشیر جیلخانہ جات:</u> بالکل، زه د میډم شکریه ادا کوم، مونږ به Already د ډیپارټمنټ په لیول باندې د دې انکوائری وکړو او کمیټی به جوړه کړو او انشاء الله العزیز دوئ به زه Satisfy کړم او دې سره Already ما خبره کړې ده، د دې Already دا کوئسچن کمیټئ ته لاړ دے او Already زیر غور دے جی۔

<u>Madam Deputy Speaker:</u> Thank you, Qasim Sahib, okay. The Committee will look into it. There will be one committee, not two or three committees, one committee that will be Inquiry Committee, that will be recommendatory committee, that will be everything, not two committees, one committee, okay. Najma Shaheen Bibi, again.

<u>محترمہ نجمہ شاہین:</u> 2793، یہی ہے نا۔

<u>Madam Deputy Speaker:</u> Right, you are right, 2793 is right Question.

* 2793 _ <u>محترمہ نجمہ شاہین:</u> کیاوزیر صحت ارشاد فرمائیں گے کہ:
(الف) آیا یہ درست ہے کہ ڈویژنل ہیڈ کوارٹر ہسپتال کے ڈی اے کوہاٹ میں سپیشلسٹ میڈیکل آفیسرز اور پیرا میڈیکل سٹاف کام کر رہے ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ ہسپتال میں سپیشلسٹ میڈیکل آفیسرز، پیرا میڈیکل سٹاف اور کلاس فور کی کل تعداد بمعہ نام و پتہ کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب شہرام خان {سینیئر وزیر (صحت و انفارمیشن ٹیکنالوجی)}: (الف) جی ہاں۔

(ب) مذکورہ ہسپتال میں سپیشلسٹ میڈیکل آفیسرز، پیرا میڈیکل سٹاف اور کلاس فور ملازمین کی کل تعداد بمعہ نام و پتہ کی تفصیل ایوان میں پیش کی گئی۔

محترمہ نجمہ شاہین: اچھا اچھا، یہ میرا کوسچن ہیلتھ کے بارے میں ہے کہ پیرا میڈیکل سٹاف اور جو کلاس فور کی تعداد ہے، انہوں نے مجھے اس کے بارے میں ساری تفصیل تو فراہم کر دی ہے لیکن یہاں پہ بعض آسامیاں خالی ہیں اور بعض ایسی جگہ پر ہیں جو کہ لوگوں نے یہ کوارٹرز اور مکان جو ہیں، وہ لیکر یا تو کرایہ پر دیئے ہوئے ہیں یا پھر ان پہ قبضہ کیا ہوا ہے، تو منسٹر صاحب سے میری درخواست ہو گی کہ اس کیلئے مجھے ڈیٹیل بتائیں؟

محترمہ ڈپٹی سپیکر: ہیلتھ منسٹر صاحب۔

سینیئر وزیر (صحت و انفارمیشن ٹیکنالوجی): شکریہ، سپیکر صاحبہ۔ بالکل ایم پی اے صاحبہ سے میری اسمبلی سیشن سٹارٹ ہونے سے پہلے بھی بات ہوئی ہے اور انہوں نے جو Concerns show کئے، ایک تو خالی پوزیشن ویسے بھی، اس دن بھی اس پہ بات کی تھی کہ Hiring گریڈ 18 کی ہو رہی ہے، پیرا میڈیکس کی ہو رہی ہے اور گریڈ 17 کی ہو چکی ہے تو ہم Post out کر رہے ہیں، انشاء اللہ تو وہ مسئلہ حل ہو جائے گا۔ جہاں تک انہوں نے کوارٹرز کی بات کی کہ الاٹمنٹ ہے، انہوں نے ایشو Raise کیا اور میں نے اپنے ساتھ نوٹ بھی کر لیا اور ڈیپارٹمنٹ کو بھی کہہ دیا ہے تو انشاء اللہ اگلے ہفتے کو، کیونکہ آج تو Friday ہے، اگلے ہفتے ایم پی اے صاحبہ کے ساتھ بیٹھ کر یہ ہمیں Identify کرینگی کہ کیا ان کی ڈیٹیلز ہیں؟ اور ڈیپارٹمنٹ Accordingly اس پر ایکشن لے گا اور پھر ان سے انشاء اللہ ڈیپارٹمنٹ ان کو On board بھی کر لے گا تو If she is satisfied، جو ان کا Concern ہے، وہ ہمارا بھی ہے تو اس پہ ہم انکوائری کر کے We will update her انشاء اللہ جی۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: نجمہ بی بی! Answer تو Satisfactory ہے۔

محترمہ نجمہ شاہین: بالکل، شکریہ، جناب منسٹر صاحب۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: نیکسٹ کوسچن، نجمہ شاہین بی بی۔

محترمہ نجمہ شاہین: 2409، یہ بھی اسی سے Related Question ہے،اس کے بارے میں بھی بیٹھ کر ہی بات کر لیں گے، جناب۔

* 2409 _ محترمہ نجمہ شاہین: کیاوزیر صحت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ڈویژنل ہیڈکوارٹر ہسپتال کے ڈی اے کوہاٹ میں سپیشلسٹ میڈیکل آفیسرز اور پیرا میڈیکل سٹاف کام کر رہے ہیں;

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ ہسپتال میں سپیشلسٹ میڈیکل آفیسرز، پیرا میڈیکل سٹاف اور کلاس فور کی کل تعداد بمعہ نام اور پتہ کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب شہرام خان {سینیئر وزیر (صحت وانفارمیشن ٹیکنالوجی)}: (الف) جی ہاں۔

(ب) ڈویژنل ہیڈکوارٹر ہسپتال کوہاٹ میں سپیشلسٹ، میڈیکل آفیسرز، پیرا میڈیکل سٹاف اور کلاس فور کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

Madam Deputy Speaker: Najma Shaheen Bibi, your next Question, please.

محترمہ نجمہ شاہین: 2794۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: 2794۔

محترمہ نجمہ شاہین: وہ ہو گیا ہے جی، وہ ہو گیا ہے۔

Madam Deputy Speaker: You are satisfied? so you can read it, please read the Question number and say you are satisfied.

* 2794 _ محترمہ نجمہ شاہین: کیاوزیر صحت ازارہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ کوہاٹ میں ڈویژنل ہسپتال موجود ہے;

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ ہسپتال میں سپیشلسٹ ڈاکٹرز، پیرا میڈیکل سٹاف کی فی الوقت کل کتنی منظور شدہ آسامیاں ہیں، نیز ان آسامیوں پر کتنے ملازمین اور ڈاکٹرز تعینات ہیں، ان کے نام وعہدہ کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب شہرام خان {سینیئر وزیر (صحت وانفارمیشن ٹیکنالوجی)}: (الف) جی ہاں۔

(ب) مذکورہ ہسپتال میں سپیشلسٹ ڈاکٹرز، پیرا میڈیکل سٹاف ودیگر عملہ کی منظور شدہ، پر شدہ اور خالی آسامیوں کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

محترمہ نجمہ شاہین: یس، وہ ان میں سے ہو گیا ہے، Satisfied ہوں میں اس کو نُسخین سے۔

Madam Deputy Speaker: Okay.

محترمہ نجمہ شاہین: ہاں جی، اچھا۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: چلو۔

محترمہ نجمہ شاہین: 2795، میڈم بولیں تو میں بولوں گی۔

* 2795 _ محترمہ نجمہ شاہین: کیا وزیر صحت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ کوہاٹ میں میسنم سنٹر میں زچہ بچہ کا ادارہ قائم ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ زچہ بچہ سنٹر میں تعینات ڈاکٹرز، پیرامیڈیکل سٹاف کی تعداد کتنی ہے، نیز سنٹر میں روزانہ کتنے مریض آتے ہیں اور ان سے کتنی فیس وصول کی جاتی ہے، مکمل تفصیلات مہیا کی جائیں؟

جناب شہرام خان {سینیئر وزیر (صحت وانفارمیشن ٹیکنالوجی)}: (الف) مذکورہ سنٹر ڈیپارٹمنٹ آف ہیلتھ کے زیر انتظام نہیں ہے بلکہ اس کا انتظامی کنٹرول ڈسٹرکٹ سوشل ویلفیئر کوہاٹ کے پاس ہے۔

Madam Deputy Speaker: Yes, yes, carry on.

محترمہ نجمہ شاہین: جناب میڈم، یہ کوسچن میرا کوئی ایک سال سے یہ بھی چل رہا ہے لیکن یہ کوسچن جو ہے، یہ تو سوشل ویلفیئر سے Related ہے، جس وقت آپ اس کی منسٹر تھیں تو اس وقت یہ کوسچن آپ کیلئے بھی گیا تھا جناب، یہ جو ہے سوشل ویلفیئر والے صحت کیلئے بھیجتے ہیں اور ان سے جو ہے تو سوشل ویلفیئر والوں کی طرف آتا ہے لیکن اس کا کوئی واضح جواب نہیں دیا جارہا، تو یہ اصل جو کوسچن ہے، تو یہ سوشل ویلفیئر ڈیپارٹمنٹ والوں کیلئے ہے۔

Madam Deputy Speaker: Social Welfare. Dina Naz Bibi! You can read the Question, you are Parliamentary Secretary.

یہ کہتی ہیں کہ سوشل ویلفیئر سے ہے۔

محترمہ نجمہ شاہین: یہ جو کوہاٹ میں ایک ادارہ ہے، ہلال احمر ـــــ

محترمہ ڈپٹی سپیکر: کوسچن نمبر 2795۔

محترمہ دینا ناز (پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و ترقی نسواں): سوری میڈم! ذرا کوسچن دہرا دیں۔

محترمہ نجمہ شاہین: کوہاٹ سنٹر میں زچہ بچہ کا ادارہ قائم ہے، اس کا جواب دیا گیا ہے کہ ہاں ہے، سوشل ویلفیئر کوہاٹ کے پاس ہے لیکن آگے اس کا جواب جو ہے، مکمل تفصیل اور وہ اس کی بیان نہیں کی گئی ہے۔ یہاں بتایا جارہا ہے کہ ویلفیئر والوں کے پاس ہے لیکن ادھر محکمہ صحت والوں سے جواب پوچھا گیا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و ترقی نسواں: میڈم سپیکر، جہاں تک مجھے علم ہے، زچہ بچہ سنٹر کوہاٹ میں، کوہاٹ میں میرے علم میں نہیں ہے-----

محترمہ نجمہ شاہین: ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و ترقی نسواں: کہ زچہ بچہ سنٹر سوشل ویلفیئر کے پاس ہو۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: شہرام صاحب۔

سینیئر وزیر (صحت وانفارمیشن ٹیکنالوجی): سپیکر صاحبہ، ایم پی اے صاحبہ سے بات ہوئی ہے کیونکہ ایم پی اے صاحبہ کو ڈیٹیل کا پتہ نہیں ہے کہ یہ کوئسچن، کیونکہ ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کو ریفر کیا گیا تھا تو یہ واقعی ان کے ڈیپارٹمنٹ کا ہے لیکن ان کو اتنا ٹائم دیں تاکہ یہ ڈیپارٹمنٹ سے Consult کر کے، تو اگلے ٹائم اس کو وہ جواب دیں کیونکہ ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کو کوئسچن آیا ہے اور Next اس میں رکھ لیں تو ان کو جواب، کیونکہ ڈیپارٹمنٹ کو جائے گا اور ڈیپارٹمنٹ جواب دے گا تو مطلب ان کو Answer بھی مل جائے گا، ایم پی اے صاحبہ کو، لیکن Next Session میں کر لیں، میری ریکویسٹ ہو گی کیونکہ ہیلتھ کو آیا ہے اور ہیلتھ کے پاس اس کی ڈیٹیل نہیں ہے، یہ سوشل ویلفیئر کا ہے، تو اتنا ٹائم دیدیں، پلیز۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: Just one, just one minute، نجمہ بی بی! یہ لکھا ہے نا_ کیا وزیر صحت ارشاد فرمائیں گے کہ_ تو وزیر صحت کو ایڈریس کیا ہوا ہے یہ کوئسچن۔

محترمہ نجمہ شاہین: نہیں، یہ Answer جو ہے، یہ Answer جو ہے، یہ سوشل ویلفیئر والوں کی طرف سے اور اس میں ان کا ذکر کیوں کیا گیا ہے؟

محترمہ ڈپٹی سپیکر: نجمہ بی بی! یہ آپ نے ایڈریس ہیلتھ منسٹر کو کیا ہے نا، تو او کے، آپ یہ Next time لائیں اور ان کو ایڈریس کر کے لے آئیں۔ نیکسٹ کوئسچن، نیکسٹ کوئسچن۔

محترمہ نجمہ شاہین: تو اس کے Answer میں سوشل ویلفیئر کا ذکر کیوں کیا گیا ہے؟

محترمہ ڈپٹی سپیکر: یہ۔

محترمہ نجمہ شاہین: اس میں بتایا گیا ہے کہ انتظامی کنٹرول ڈسٹرکٹ ویلفیئر کوہاٹ کے پاس ہے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: او کے، شہرام۔

سینیئر وزیر (صحت وانفارمیشن ٹیکنالوجی): دیکھیں جناب سپیکر صاحبہ، اس طرح ہے کہ یہ کوئسچن ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ سے پوچھا گیا ہے جبکہ یہ سوال سوشل ویلفیئر ڈیپارٹمنٹ کو جانا چاہیے تھا تو ہم یہ نہیں کہتے، تو

اس کے دو طریقے ہیں، یا یہ دوسرا کو نسچن لے آئیں اور ڈیپارٹمنٹ کو چلا جائے ایک، یا بہتر طریقہ دوسرا میں Suggest کرتا ہوں ایم پی اے صاحبہ کو کہ منسٹر 'کنسرنڈ' اور ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ یہ بیٹھ جائیں اور ایم پی اے صاحبہ جو ہیں، پارلیمانی سیکرٹری یہی ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ ان کی میٹنگ اگلے ہفتے Arrange کر دیں، ان کے جو ایشوز ہیں، ادھر ہی Resolve ہو جائیں گے کیونکہ ان کے جو Concern ہیں، وہ ڈیپارٹمنٹ کلیئر کر دے گا تو ان کے مسئلے کا حل پیدا ہو جائے گا، تو میری ریکویسٹ ہو گی، اگر ایسا ہو گیا پلیز۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر:</u> اوکے۔ دینا بی بی۔

<u>پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و ترقی نسواں:</u> شکریہ میڈم سپیکر۔ اصل میں یہ کنفیوژن ہے کہ کو نسچن انہوں نے کیا ہے وزیر صحت سے اور جواب ان کا یہ آیا ہے لیکن Recently اگر کچھ ایسا ہوا ہے جس کے ابھی تک ہمیں Minutes یا ہمیں رپورٹ نہیں ملی ہے لیکن میرے خیال میں میں خود کوہاٹ میں رہتی ہوں کہ سوشل ویلفیئر کے پاس کوئی زچہ بچہ سنٹر نہیں ہے لیکن پھر بھی ہم اس کا پتہ کر لیتے ہیں۔ میری یہ میڈم سے ریکویسٹ ہو گی کہ اس کو نسچن کو یہ کلیئر یا تو سوشل ویلفیئر کو کریں یا Totally ہیلتھ کو کریں۔ تھینک یو۔

<u>Madam Deputy Speaker:</u> Okay, thank you. Next Question, Muhtarm janab Sardar Aurangzeb Nalotha Sahib.

<u>جناب سلیم خان:</u> میڈم، اس میں میرا ایک ضمنی کو نسچن ہے۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر:</u> سوری، ضمنی، یہ 2901 میں؟ 2901 تو اب مؤور نہیں ہے، ابھی کیا ہی نہیں ہے۔

Okay, you can read this, all right مائیک آن کر دیں

<u>جناب سلیم خان:</u> میڈم! چونکہ سردار اورنگزیب نلوٹھا صاحب آج نہیں ہیں تو یہ کو نسچن چونکہ Put ہوا ہے اور اس میں ضمنی کو نسچن میرا یہی ہے کہ کیا وزیر بہبود آبادی یہ فرمائیں گے کہ Regional Training Institute کے تحت بہت ساری طالبات ہر سال 2015 کے بعد یہ نرسنگ کونسل کے ساتھ Examination دیتی ہیں تو ان کو ابھی تک سرٹیفیکیٹ ایشو نہیں ہوئی ہے تو یہ اس سے متعلقہ کو نسچن ہے جی، یہ ان کو کچھ سرٹیفیکیٹس کب تک ایشو ہوں گی؟

<u>Madam Deputy Speaker:</u> Shahram Sahib! Yes, you want to answer this 2901? This is from Wazir e Sehat.

جو بھی کھڑا ہو گا پلیز، اپنے کو نسچن نمبر ذرا پڑھا کریں۔

سینیئر وزیر (صحت وانفارمیشن ٹیکنالوجی): سپیکر صاحبہ، انہوں نے کوئسچن کوئی اور کیا، کسی اور کوئسچن کو انہوں نے Raise کیا ہے، 2901 نہیں ہے، پاپولیشن سے ہے تو مؤور بھی نہیں ہے اور Relevant تو اس کو میرے خیال سے، مؤور بھی نہیں ہے۔

Madam Deputy Speaker: Yes, okay, so we move to the next one.

سینیئر وزیر (صحت وانفارمیشن ٹیکنالوجی): یہ اپنا فریش کوئسچن لے آئیں، پلیز۔

Madam Deputy Speaker: Sobia Shahid, you want to say something? Please read your Question number.

محترمہ ثوبیہ شاہد: تھینک یو، جناب سپیکر صاحبہ۔ جناب سپیکر صاحبہ، بات دراصل یہ ہے کہ یہ ایجنڈا اور کوئسچنز کے جو Answers مجھے ملے ہیں، یہ آج ہی یہ ابھی ملا ہے جس میں ہمیں اتنا ٹائم نہیں ہے کہ میں اس کو سٹڈی کر سکوں اور میں Reply آپ کو دیدوں اس کے بارے میں۔ دوسری، یہ میرا ایک کوئسچن ہے لاسٹ میں، لائسنس کے بارے میں، جو اتنی فائلز لاکر میرے ٹیبل پہ رکھی ہوئی ہیں تو میں کس، جواب کو ابھی Find out کروں گی اور میں آپ لوگوں کو بتاؤں کہ یہ، اور دوسری بات، ہماری پارٹی کا ہے، اکبر حیات صاحب، ان کا تعزیتی ریفرنس ہے تو میں ادھر جا رہی ہوں تو میرے سارے کوئسچنز جو ہیں، اس ریکویسٹ کیلئے میں کھڑی ہوں کہ ان کو پینڈنگ کر دیا جائے۔

Madam Deputy Speaker: Agreed, okay.

Ms. Sobia Shahid: Thank you.

محترمہ ڈپٹی سپیکر: Next Question is, اچھا، تو یہ بھی نہیں ہوگا، یہ بھی ثوبیہ شاہد کا ہے 2800، تو اس کے بعد کونسا ہے؟ د دي نه پس کوم يو د ے ؟

Sorry, such a big answer for that one, okay. Next is also Sobia Shahid. Next is Rashida Rifat Bibi. Today is all women day.

* 2845 _ محترمہ راشدہ رفعت: کیا وزیر صحت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال ضلع نوشہرہ میں تمام پوسٹوں پر ڈاکٹرز، پیرا میڈیکل سٹاف متعین ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ہسپتال میں صفائی کا عملہ تعینات ہے مگر اس کے باوجود صفائی کا انتظام انتہائی ناقص ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(1) مذکورہ ہسپتال میں متعین سٹاف کی تفصیل فراہم کی جائے، نیز سٹاف کی کمی یا آسامیاں خالی ہونے کی وجوہات بتائی جائیں;

(2) مذکورہ ہسپتال میں صفائی کے ناقص انتظام کی وجہ بھی بتائی جائے؟

<u>جناب شہرام خان {سینیئر وزیر (صحت وانفارمیشن ٹیکنالوجی)}:</u> (الف) جی ہاں۔

(ب) یہ درست ہے کہ ہسپتال ہذا میں صفائی پر بیس ملازم مامور ہیں جو باقاعدگی سے ہسپتال کو صاف رکھتے ہیں۔

(ج) (1) مذکورہ ہسپتال میں متعین سٹاف و خالی آسامیوں کی تفصیل نیچے ٹیبل میں درج ہے، مزید برآں جہاں تک خالی آسامیوں کو پر کرنے کا تعلق ہے تو محکمہ صحت نے خالی آسامیوں خصوصاً ڈاکٹرز اور سپیشلسٹ کیڈر کو پر کرنے کیلئے مندرجہ ذیل اقدامات کئے ہیں۔

(i) ڈاکٹروں کو راغب کرنے کیلئے خصوصی مالی مراعات دی ہیں۔

(ii) ڈاکٹر اور سپیشلسٹ حال ہی میں کنٹریکٹ بنیادوں پر مختلف اور دور دراز ہسپتالوں میں تعینات کئے گئے ہیں جس کیلئے پبلک سروس کمیشن سے باقاعدہ این او سی لی گئی ہے۔

(2) اس کا جواب جز (ب) میں درج ہے۔

STAFF POSITION DHQ HOSPITAL NOWSHERA

S.NO.	NAME OF POST	BPS	SANCTION POSTS	FILLED IN	VACANT POSTS
1	MS	19	01	01	---
2	Deputy Director(Admn)	18	01	0	01
3	Chief Medical Officer	20	01	0	04
4	PMO	19	10	06	04
5	Children Specialist	19	01	01	00
6	Dental Surgeon	19	01	0	01
7	ENT Specialist	19	01	01	00
8	Eye Specialist	19	01	01	00
9	Gynecologist	19	01	00	01
10	Orthopedic Surgeon.	19	01	01	00
11	Physician	19	01	01	00
12	Pathologist	19	01	01	00
13	Anesthetist	18	01	00	01
14	Cardiologist	18	01	01	00
15	Chest Specialist	18	01	01	00
16	Radiologist	18	01	01	00
17	Psychiatrist	18	01	01	00

18	Skin Specialist	18	01	01	00
19	Surgeon	18	01	01	00
20	SMO	18	11	01	10
21	Blood Bank Officer	17	01	01	00
22	Medical Officer	17	24	24	00
23	Senior CT (Pharmacy)	17	01	01	00
24	Homo doctor	16	01	00	01
25	Hakim	16	01	01	00
26	Charge Nurse	16	62	62	00
27	Office Assistant	14	01	01	00
28	Senior CT (Pharmacy)	14	01	00	00
29	Senior CT (Pathology)	14	01	01	00
30	Senior CT (Dental)	14	01	01	00
31	Computer Operator	12	02	02	00
32	Senior CT (Anesthesia)	12	01	01	00
33	Senior CT (Pathology)	12	03	03	00
34	Senior CT (Radiology)	12	01	01	00
35	Senior CT (Surgical)	12	01	01	00
36	Senior CT (Pharmacy)	12	05	05	00
37	JCT (Anesthesia)	09	01	01	00
38	JCT (Pathology)	09	01	01	00
39	JCT (Radiology)	09	03	03	00
40	JCT (Surgical)	09	02	02	00
41	JCT (Ophthalmology)	09	01	01	00
42	JCT (Dental)	09	01	01	00
43	JCT (Cardiology)	09	02	01	01
44	JCT (Pharmacy)	09	14	14	00
45	Female JCT (Dental)	09	02	01	01
46	Female JCT (Pharmacy))	09	01	01	00
47	Female JCT (Radiology)	09	03	03	00
48	Female JCT (Anesthesia)	09	02	02	00
49	Female JCT (Cardiology)	09	02	02	00
50	Female JCT (Surgical)	09	03	02	01
51	Female JCT	09	01	01	00

	(Dialysis)				
52	Female JCT (Physiotherapy))	09	01	01	00
53	Senior Clerk	09	01	01	00
54	Junior Clerk	07	03	03	00
55	Electrician	06	01	00	01
56	Store Keeper	05	02	02	00
57	Driver	04	04	04	00
58	Generator Operator	04	01	01	00
59	Nurse Dai	04	01	01	00
60	Tube Well Operator	03	01	01	00
61	Blood Bank Attendant	03	01	01	00
62	Dai	03	03	03	00
63	Laboratory Attendant	03	02	02	00
64	Nursing Orderly	03	01	01	00
65	Ward Aya	03	01	01	00
66	X-Ray Attendant	03	02	02	00
67	Ward Orderly	03	11	11	00
68	Ward Orderly	02	10	10	00
69	Ward Attendant	02	20	20	00
70	Behshti	02	03	03	00
71	Chowkidar	01	12	12	00
72	Mali	01	03	03	00
73	Naib Qasid	01	01	01	00
74	Sweeper	01	20	20	00
Total: -			**290**	**266**	**24**

محترمہ راشدہ رفعت: بِسۡمِ ٱللهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ سپیکر صاحبہ۔ میڈم، یہ میرا کوئسچن ڈیڑھ سال پرانا ہے اور ایک دفعہ میں موجود نہیں تھی تو وہ Lapse ہو گیا تھا پھر یہ دوبارہ جمع کرایا، اس کے بعد ایک سال گزرنے کے بعد یہ دوبارہ آیا۔ اس میں جو جواب تھا، اس میں بھی وہی جواب ہے، ہنوز اس کی وہی کیفیت ہے جو ڈیڑھ سال پہلے تھی، نوشہرہ کے ہاسپٹل میں ڈاکٹرز کی کمی ہے اور بعض شعبے میڈم! بہت حساس ہوتے ہیں، اس میں آپریشن بھی ہوتے ہیں۔ چونکہ آپریشن تھیٹر موجود ہے، سرجن بھی موجود ہے لیکن اینستھیزیا دینے والا ڈاکٹر وہاں موجود نہیں ہے، میرے پوچھنے پر ایم ایس صاحب نے بتایا کہ ہمارے ہاں بہت Experienced Technicians موجود ہیں، وہ اینستھیزیا دے دیتے ہیں اور بس پھر ہم آپریشن کر دیتے ہیں، اس لئے کہ بہت زیادہ لوگ اس طرح کی پوزیشن میں آتے ہیں کہ آپریشن کرنا بڑا ضروری ہوتا ہے اور مسلسل یہ پوسٹ خالی ہے لیکن وہ تو دیتے ہیں اینستھیزیا لیکن میڈم! یہ ہے تو بہت

رسک، رسک ہے نا، یہ کوئی ٹیکنیشن کو لے لیں تو اس کی ڈاکٹر بننے کی ضرورت ہی کیا ہے، کیوں کوئی اس میں سپیشلائزیشن کرے، سپیشلسٹ کی آپ کو ضرورت ہو، اگر ضرورت ہو تو بتادیں۔۔۔۔
<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: شہرام صاحب۔
<u>محترمہ راشدہ رفعت</u>: اور اس کے علاوہ بھی دوسری بات میں پوری کرلوں، یہ صفائی کی صورتحال بھی اس میں ناقص ہے اور اس میں جواب دیا گیا ہے، میں نے پوچھا تھا کہ کیوں ناقص ہے؟ اور اس میں جواب دیا گیا کہ ہاں، بیس ملازمین ہیں اور وہ صفائی کرتے ہیں اور لوگوں کی شکایت پر میں وہاں ہاسپٹل میں گئی تھی، صفائی کی حالت ناقص ہے، وہاں واش روم کا تو برا حال ہے، باقی سب چیزیں، وارڈز بھی ایسے ہیں کہ کاکروچ بھی چل رہے ہوتے ہیں بستروں پر، میں نے ان سے پوچھا کہ یہ کیوں؟ یہ آپ کے ملازمین بیس جو ہیں، یہ کیا کرتے ہیں؟ انہوں نے کہا، ایم ایس صاحب نے کہا کہ وہ تو بڑے Up to date اور ہم سے زیادہ ان کی اچھی حیثیت ہوتی ہے، وہ آتے ہیں تو انہیں تو میں کچھ کہہ نہیں سکتا کہ آپ یہ کام کریں، میں نے ان کو کہا کہ آپ کے ہیں تو آپ ان کو ضرور کہیں، چاہے ان کی حیثیت کچھ بھی ہے، نہیں نہیں، یہ بڑے بڑے سفارشوں والے ہوتے ہیں، ہمارے قابو میں یہ نہیں ہوتے ہیں اور یہ آتے ہیں، حاضری لگاتے ہیں اور چلے جاتے ہیں اور پھر Pay لینے کیلئے ہر مہینے آجاتے ہیں اور سالہا سال سے یہ سلسلہ جاری ہے۔
<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: شہرام صاحب۔
<u>سینیئر وزیر (صحت وانفارمیشن ٹیکنالوجی)</u>: سپیکر صاحبہ، شکریہ۔ ایم پی اے صاحبہ نے کوئسچن کیا ہے، ایک تو یہ ہے کہ اینستھیزیا، آپ خود بھی ڈاکٹر ہیں، Recently جب حکومت بنی اور ڈاکٹرز کی، سپیشلی میڈیکل آفیسرز کی جب بات ہوئی تو اس میں جب ہم نے دیکھا کہ مارکیٹ میں انستھیزیا، ریڈیالوجی، پیتھالوجی اس کے ڈاکٹر مل ہی نہیں رہے اور یہ ایسی Specialty ہے، جہاں پہ مارکیٹ میں Availability ان ڈاکٹرز کی بہت زیادہ کم ہے اور ہے بھی، تو بڑی Cities میں ہے، Far flung areas میں ان کو جانا یا ان کو Attract کرنا، تو Recently جو ہم نے Pay package بڑھایا ہے، اس میں اسی چیز کو Tackle کرنے کیلئے کہ جب ہم ایڈورٹائز کریں تو وہ Specialty کے لوگ آئیں جن کی ہمیں سب سے زیادہ ضرورت ہے تو اس کیلئے Already ہم نے 'ری ایڈورٹائز' کیا ہے And I am hopeful کہ جو ہم نے پیکج Offer کیا ہے کہ اس سے کافی لوگ جو ہیں، وہ Specialty اور باقی بھی اس میں آئیں گے انشاء اللہ، I am very hopeful، سپیشلسٹس کے ابھی انٹرویوز چل رہے ہیں تو جیسے یہ

اسی مہینے کمپلیٹ ہونگے توان شاء اللہ اس سے ہمیں Clarity آجائیگی۔ دوسری بات جوانہوں نے کی، دیکھیں ان کی بات سے میں اتفاق بالکل کرتا ہوں کہ اگر یہ کہہ رہی ہیں کہ کہیں پر صفائی کا مسئلہ ہے، ایک نوشہرہ ڈی ایچ کیو ہاسپٹل بہت ہی خستہ حالت میں ہے، پرانا ہے، اس کیلئے ہم نے ابھی پی سی ون اور چند اور ہاسپٹلز ہیں صوبے میں اور باقی اور کو بھی کر رہے ہیں، ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہاسپٹل جس کی ہم Face lift کر رہے ہیں، Renovation کر رہے ہیں، اس میں Uplift کر رہے ہیں، اس کیلئے پی سی ون Already پی ڈی ڈبلیو پی چلا گیا ہے تاکہ اس کی جو خستہ حالت ہے، وہ بہتر ہو سکے اور اس میں Proper renovation ہو سکے تو اس حالت میں خود بھی گیا تھا، ہاں پھر بھی یہاں پہ جو سٹاف ہے، میں یہاں پہ فلور آف دی ہاؤس کلیئر کر دوں کہ وہ ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کے ایمپلائیز ہیں، جو کام نہیں کرے گا اس کے خلاف قانون کے مطابق کارروائی کریں گے، وہ خواہ کسی کی بھی اس کو سپورٹ ہو یا نہ ہو یا جو بھی، اس سے ہمارا کوئی Concern نہیں، ہمارا Concern یہ ہے کہ ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کا ایمپلائی ہے، وہ کام کرے گا۔ بہر حال آپ کا ایشو / پوائنٹ میں نے نوٹ کر لیا ہے اور میں اپنی ٹیم Monday کو ہی بھیج دوں گا، انشاء اللہ جا کے چیک بھی کر لیں گے اور پراپر رپورٹ، اور جو نہیں کرے گا اس کے خلاف قانون کے مطابق سخت کارروائی کی جائے گی انشاء اللہ۔

Madam Deputy Speaker: Next one, Aurangzeb Nalotha Sahib, he was here-------

<u>محترمہ آمنہ سردار:</u> سپیکر صاحبہ!

محترمہ ڈپٹی سپیکر: ہاں، یس، یہ مائیک ان کا آن کر دیں۔

<u>محترمہ آمنہ سردار:</u> شکریہ، سپیکر صاحبہ۔ اس میں دو Pages لگے ہوئے ہیں، 3006 کو نسچن کے اور دونوں کے Answers different ہیں۔ Interestingly اگر آپ دیکھ لیں کہ محکمے نے ہی جواب دیا ہے، ایک کا جواب دیا ہے کہ جی ریجنل جو سنٹر ہے، اس کی رجسٹریشن نہیں کی گئی ہے، دوسرے میں بتایا ہوا ہے کہ کی گئی ہے تو یہ اس قسم کا Blunder میرا خیال ہے محکموں کو نہیں کرنا چاہیے، یہ بڑا ایک Important forum ہے، اس کے اوپر جب بھی جواب دیں تو ان کو ذمہ داری کا مظاہرہ کرنا چاہیے۔ دوسری ریکویسٹ میں یہ کرنا چاہوں گی کہ سردار اورنگزیب نلوٹھا صاحب نے ریکویسٹ کی ہے کہ ان کے کو نسچنز کو پینڈنگ کر دیا جائے، Because وہ بھی اکبر حیات صاحب مرحوم کے تعزیتی ریفرنس میں گئے ہوئے ہیں۔ تھینک یو، جی۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: تو یہ پینڈنگ ہو گیا ان کے، Next one، نیکسٹ بھی اورنگزیب نلوٹھا صاحب کا ہے۔ مولانا مفتی فضل غفور صاحب! پلیز، کوئسچن نمبر لږ اووایه بنه؟

مولانا مفتی فضل غفور: کوئسچن نمبر 2846۔

* 2846 _ مولانا مفتی فضل غفور: کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) سالانہ ترقیاتی پروگرام، اے ڈی پی برائے مالی سال 14-2013 میں مختلف منصوبوں میں کتنے فیصد منصوبوں پر کام ہوا ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب خلیق الرحمان (پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی و ترقی): (الف) سالانہ ترقیاتی پروگرام، اے ڈی پی برائے مالی سال 14-2013 میں کل 989 منصوبوں میں سے 623 منصوبوں پر کام ہوا ہے، 63%، کل منصوبوں کیلئے مختص شدہ 83.00 بلین روپوں سے 66.00 بلین روپے 623 منصوبوں پر خرچ ہوئے، اس طرح اخراجات کی مد میں کل 80% ترقیاتی فنڈز خرچ ہو سکے۔ (تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)۔

مولانا مفتی فضل غفور: میډم سپیکر، دا کوم سوال چې ما کړے دے نو جواب ماته ملاؤ شوے دے خو دیکښې زما یو سپلیمنټری کوئسچن دے جی۔ دوئ وائی چې په financial year 2013 and 2014 په دې صرف 63% منصوبو باندې کار شوے دے، باقی باندې نه دې شوے۔ It means چې دا خو دې صوبې ته ډیر لوئے نقصان او تاوان رسولې شوے دے خو بیا په 80% چې کوم دے نو فنډ Utilize شوے دے او 20% نه دې Utilize شوے نو د دې د دوئ ماته وجوهات اوښائی چې دا ولې نه دې Utilize شوے، اهلیت په چا کښې نشته دے، صلاحیت په اداره کښې نشته دے، حکومت کښې نشته دے، څه وجوهات دی او د دې د نه Utilize کولو د وجه نه چې کوم نقصان او خساره او تاوان چې کوم دے نو دې صوبې ته ملاؤ شوے دے، هغه به څوک Own کوی، شکریه جی۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: ہاں، شوکت کا مائیک آن کر دیں۔ ان کا، پلیز ستار صاحب کا مائیک آن کر دیں۔

جناب عبدالستار خان: تھینک یو، میڈم۔ یہ 14-2013 اے ڈی پی کے متعلق، کے حوالے سے سوال ہے۔ میڈم! ہم اپنے حلقوں میں دیکھتے ہیں، پورے صوبے کے حوالے سے انہوں نے جو فگرز دیئے ہیں، 14-2013 کا بجٹ ہمارا پہلا بجٹ تھا، اس میں جو ترقیاتی منصوبے تھے، ہمارے صوبے میں یہ کہہ رہے

ہیں کہ 80 پرسنٹ اس پہ خرچ ہو گئے ہیں، حالانکہ منصوبوں کے ٹینڈرز 14-2013 کے ابھی ہو رہے ہیں۔ یہ بات ریکارڈ پہ لانا چاہتا ہوں کہ 14-2013 کی بعض سکیموں کی Approval نہیں ہوئی ہے، بعض ٹینڈرز پراسیس پہ ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ 80 percent utilize ہوا ہے۔یہاں ممبران اسمبلی بیٹھے ہیں، مختلف حلقوں میں مجھے کوئی بتائے کہ کوئی ایک سکیم Complete ہوئی ہے، 50 percentاس پہ کام ہوا ہے تو یہ کہہ سکتے ہیں کہ 80 percentکام ہوا ہے، یہ ٹوٹل مطلب غلط بات ہے۔ میڈم سپیکر، تاریخ میں یہ بات ہو گی کہ 2013 سے 2016 تک ہم نے ایک بہت بڑا Development spaceپیدا کیا اس صوبے میں، یہ پراجیکٹس سارے Sick projects میں چلے جائیں گے، ان کیلئے Allocation کم ہے، جب ان کی Cost بڑھے گی تو 2016 میں چار گنا اس میں اضافہ ہو گا، وہ کون پورا کرے گا؟ میں یہ سوال پوچھنا چاہتا ہوں حکومت سے کہ یہ جو Spaceپیدا ہو گا، یہ Sick projects میں چلے جائیں گے تو اس کیلئے یہ بجٹ کہاں سے لائیں گے اور یہ سکیمیں کیسے مکمل کریں گے؟ یہ Impossibleہے۔

<u>Madam Deputy Speaker</u>: Okay, just one minute, supplementary.

<u>جناب محمد عصمت اللہ</u>: نہیں، میری تجویز ہے کہ اس کو متعلقہ کمیٹی کے پاس بھیجا جائے۔۔۔۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: عصمت اللہ صاحب! عصمت اللہ صاحب!

<u>جناب محمد عصمت اللہ</u>: پوری چھان بین ہو، صوبے کا اس میں۔۔۔۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: دې سره Related دے عصمت اللہ صاحب؟

<u>جناب محمد عصمت اللہ</u>: اس کو سٹینڈنگ کمیٹی میں بھیجا جائے، جی متعلقہ۔

<u>Madam Deputy Speaker:</u> Just one minute, okay. Shaukat Yousafzai please, let him answer and then I will give you time again.

<u>جناب عبدالستار خان</u>: Under the ruleہم نے نوٹس دے دیا ہے۔

<u>جناب منور خان ایڈوکیٹ</u>: آپ رولنگ دے رہے ہیں، اس کی ضرورت نہیں ہے کہ جواب دے دیں۔

<u>جناب شوکت علی یوسفزئی</u>: جو محکمے کی طرف سے جواب دیا گیا ہے، دیکھیں آپ معزز ممبران اسمبلی ہیں، ہم آپ کا احترام کرتے ہیں، یہ Written جواب آیا ہے، اگر آپ کو کہیں لگتا ہے کہ اس میں حقیقت نہیں ہے یا اس میں کوئی مسئلہ ہے تو اسمبلی میں ہم Open ہیں، ہم تو آپ سے کوئی چیز چھپانا نہیں چاہتے، یہ جو Writtenآپ کو دیا گیا ہے، اسمبلی میں یہ باقاعدہ محکمے کی طرف سے Written جواب آیا ہے، اگر آپ

کو اس پہ اعتراض ہے، کہاں اعتراض ہے؟ ہم اس کیلئے Open ہیں، کوئی ایشو نہیں ہے، اس میں یہ صوبہ ہے، ہمارا صوبہ ہے، اس صوبے میں ہم کہیں کوئی چیز ماضی کی طرح چھپانا نہیں چاہتے۔ ٹھیک ہے ڈسکشن کرنا چاہتے ہیں وہ تو الگ، وہ تو آپ کو سپیکر کو جس سیشن کیلئے آپ کو کچھ دینا پڑے گا جس چیز پہ آپ ڈسکشن کرنا چاہ رہے ہیں، آپ کا حق ہے، آپ کریں، درخواست دیں، کچھ بھی کریں لیکن یہ جو کوسچین ہے، اس پہ آپ کو جو محکمے نے جواب دیا ہے، بالکل ٹھیک جواب دیا ہے، اگر آپ کو اس پہ اعتراض ہے تو آپ کو جہاں پہ اعتراض ہے، جس منصوبے پہ آپ کو اعتراض ہے، وہ Define کریں۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: Sorry, what did you say? څه وایئ تاسو؟

<u>جناب محمد عصمت اللہ</u>: یہ شوکت یوسفزئی صاحب کے بجائے اگر کابینہ کا کوئی ممبر جواب دے، ہاؤس میں تو وہ زیادہ ذمہ دارانہ ہوگا۔

<u>Madam Deputy Speaker</u>: Shaukat Yousafzai Sahib is the parliamentary secretary and he is a part of the cabinet.

He is parliamentary secretary and he has got the آپ نے کہا کہ کوئی ممبر، right to answer، پارلیمانی سیکرٹری کو Right ہے کہ Answer دے۔

<u>جناب محمد عصمت اللہ</u>: اور جو کابینہ کا ممبر ہوتا ہے، اس کا باقاعدہ ایک حلف نامہ ہوتا ہے، اس میں بہت بڑا فرق ہے۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: اوکے۔ آپ دیکھیں، اگر ایک ایک بولیں گے، مجھے سمجھ آئے گی، اگر میں چار مائیک ایک جگہ آن کر دوں گی، Otherwise چاروں بولیں پھر، اوکے، شوکت یوسفزئی۔

<u>جناب شوکت علی یوسفزئی</u>: میں سمجھتا تھا کہ میرے لئے مسئلہ اس طرف ہے، میرے لئے مسئلہ اس طرف بھی ہے۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: فضل غفور صاحب! نیکسٹ کوسچین۔

<u>مولانا مفتی فضل غفور</u>: میڈم، اگر اس کوسچین کو آپ Detailed discussion کیلئے منظور کرتے ہیں، جس طرح عبدالستار صاحب نے آپ کو Application دی ہے تو بہتر ہوگا جی۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: او د کړی،

Shaukat Sahib, Detailed discussion ته, do you want?

جناب شوکت علی یوسفزئی: میرے خیال سے جی، اس کو کوئسچن پہ Detailed discussion کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ دیکھیں محکمے نے اگر غلط جواب دیا ہے تو آپ اس پہ بحث کر سکتے ہیں نا، آپ جس بنیاد پہ کہہ رہے ہیں کہ یہ جواب غلط ہے، آپ Written دے دیں نا، آپ Written دے دیں، کہاں پہ غلط ہے آپ کو۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: Okay, just one minute، یہ میری طرف آپ سنیں، سوال نمبر 2846 کو رول 48 کے تحت اسمبلی میں تفصیلی بحث کیلئے، Detailed discussion کیلئے دے رہے ہیں ہم۔
Next one, Mufti Ghafoor Sahib!

مولانا مفتی فضل غفور: اس سوال کو۔۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: پلیز، یہ سوال نمبر ذرا پڑھا کریں۔

مولانا مفتی فضل غفور: میڈم، اس میں میری گزارش یہ ہے کہ یہ ابھی مجھے جواب ملا ہے، اس کو پینڈنگ رکھیں، میں نیکسٹ سیشن میں اس کو تفصیل سے پڑھ کر پھر اس پہ کوئی وہ۔۔۔۔۔

Madam Deputy Speaker: Okay, pending.

غیر نشاندار سوال اور اس کا جواب

2901 _ سردار اورنگزیب نلوٹھا: کیا وزیر صحت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ PK-47 ضلع ایبٹ اباد میں بی ایچ یو لنگڑیال اور بی ایچ ہیر لاں اور ڈسپنسری چندو میرا چھسڑ اور ہاڑی کھیتر صوبائی حکومت کے زیر کنٹرول چل رہے ہیں جن کے حالت بہت خراب ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو آیا حکومت ان بی ایچ یوز اور ڈسپنسریوں کی حالت کو بہتر بنانے کا ارادہ رکھتی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

شہرام خان {سینیئر وزیر (صحت و انفارمیشن ٹیکنالوجی)}: (الف) جی ہاں۔

(ب) اس سلسلے میں عرض ہے کہ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کو ایم اینڈ آر کی مد میں PK-47 کی حدود میں سول ڈسپنسری چھسڑ کیالہ پائیں کی مرمت کیلئے تین ملین روپے اور چھسڑ ڈسپنسری کیلئے پانچ ملین روپے مہیا کئے گئے ہیں جبکہ بی ایچ یو لنگڑیال کی مرمتی لاگت کے تمام کاغذات مورخہ 08-01-2016 کو موصول ہوئے ہیں۔ مزید برآں PK-47 کی حدود میں بنیادی مرکز صحت ہیر لاں میر لاں اور سول ڈسپنسری چندو میرا، ہاڑی کھیتر کی مرمتی کے کام سالانہ ترقیاتی منصوبہ برائے مالی سال 2017-18 میں شامل کئے گئے ہیں۔

ملک قاسم خان خٹک (مشیر جیلخانہ جات): زه یو ریکویسټ کول غواړم۔

Madam Deputy Speaker: Okay, Questions / Answers session finished. Okay, if you want the resolution.

وہ تو آج نہیں ہو سکتیں اور اگر کوئی اور پوائنٹ آف آرڈر ہے تو وہ کر لیں۔ اوکے، ان کا مائیک آن کر دیں، قاسم صاحب کا مائیک آن کر دیں۔

مشیر برائے جیلخانہ جات: شکریه، میډم سپیکر۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ میډم سپیکر! د پاکستان په تاریخ کښې یو داسې قسم دا یو سکیم روان دے چې هغې ته سی پیک وائی، د چائنا په مدد سره دې پاکستان کښې نن په اربونو ډالرې روپئ لګی، مونږ د جنوبی اضلاع خلق صرف دومره پورې خبره کوؤ چې دیس زمونږ دے، هاټ لائن کښې مونږ یو او جنوبی اضلاع په دیکښې چې کوم دے، نظر انداز دی او هلته کښې چې کوم تشویش دے، د جنوبی اضلاع قیادت چې دے، مختلف سیاسی پارټیانو بار بار میټنګونه کړی دی او انشاء الله د ډیر لوئې تحریک چلولو پروګرام دے که چرې مونږه دغه شے سر ته او نه رسولو او جنوبی اضلاع ته حصه ورنه کړی، مونږ غواړو، دلته کښې مونږ دا قرار داد چې کوم تاته مخکښې نه درسولے وو، دا ټهیک ده چې ته به مونږ ته اجازت نه راکوی، زه به د رول معطل کولو درخواست کوم، مونږ غواړو چې دا قرار داد اورسی ځکه چې د مشترکه پارلیمنټ اجلاس دے جی، مونږ ته د ګیاره تاریخ راهسې د جنوبی اضلاع عوامو دا فیصله کړې ده چې هلته کښې به باقاعده ځئ او دا احتجاج به کوئ، دا ډیفنس لائن دے، جنرل اسلم بیګ په خپل رپورټ کښې لیکلی دی چې دا اوس چې انډس هائی وے ده چې دا ډیر ضروری ده، نن چې د ویسټ کوم کاریډور دوئ په کوم طرف باندې لګیا دی نو مونږ دا درخواست کوؤ چې دا باقاعده په دې هاؤس کښې مونږ ته د قرار داد پیش کولو اجازت راکړی او دا مونږ چې کوم Western corridor دے، د ډی آئی خان نه پشاور پورې، د ټیکسلا نه ترناول او دې سره د سی پیک چې کوم Full equipments دی او ټول انډسټریل اسټیټس دی او پارکس دی د ټولې صوبې، دیکښې د صوبې خیر دے، دا صوبه جنګ زده صوبه ده، دې صوبې سره ډیر مخکښې ظلم شوے دے او اوس ظلم لګیا دے نو دا ټول پارلیمانی لیډرز، ټولې پارټئ مو خپله

Contact کړی دی، مونږ دا درخواست کوؤ او انشاء الله العزیز دا زمونږ ټول ملګری، زه د پارلیمنټ دې ممبرانو ته دا خواست کوم چې راشئ مونږ سره لاس کښې لاس ورکړئ او مونږ سره په دیکښې ملګرتیا وکړئ۔ د وزیر اعلیٰ صاحب زه شکر ګزار یم، هغوی باقاعده دا شے د مرکزی حکومت سره Take up کړے دے او باقاعده احسن اقبال وزیر منصوبه بندی او ترقیات ته لیکلی دی او هغې نه بعد دا جواب ورغلے دے۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: اوکے۔ بابک صاحب۔

<u>جناب سردار حسین</u>: شکریہ، میڈم سپیکر۔ میں آپ کی توجہ انتہائی اہم مسئلے کی طرف لانا چاہتا ہوں، میڈم! پلیز، یو منٹ، یو منٹ، وہ یہ کہ میرے خیال میں پہلے بھی ہم نے اسی ہاؤس میں اسی چیز کو پوائنٹ آؤٹ کیا تھا کہ اسمبلی کی موجودگی میں آرڈیننس کا لانا اگرچہ وہ آئینی ہے لیکن جمہوری روایات کی روح کے خلاف ہے اور آج آپ لوگ دیکھ رہے ہیں، خود آپ دیکھ رہے ہیں کہ حکومتی بنچوں کا اشارتاً ان کا باہر جانا، وہ صرف اسی وجہ سے کہ آج یونیورسٹیز کے حوالے سے جو آرڈیننس لایا گیا ہے، اپوزیشن کے تمام ممبران نے اور حکومتی ممبران نے بھی صوبے کے وسیع تر مفاد میں امنڈمنٹس لائی ہیں، میڈم سپیکر! اسمبلی کارروائی کو جب ہم دیکھتے ہیں تو جوابات کا غلط آنا، وزراء کا Response اور ان کی موجودگی آپ کے مدنظر ہے اور پھر یہ کوشش کہ آج حکومتی ذمہ داران اپنے ممبران کو اشارے کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ وہ باہر چلے جائیں اور میرے خیال میں ہمارے Opposite جو حکومتی بنچوں کے لوگ ہیں، وہ ایک ایک کر کے باہر چلے گئے ہیں۔ ادھر سے تو یہ جواب ہمیں مل رہا ہے کہ نہیں ہم کسی چیز کو چھپا نہیں رہے ہیں، ہم چیزوں کو اوپن لا رہے ہیں، ہم یہ سمجھتے ہیں کہ یہ بدنیتی ہے۔ دیکھیں، اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ حکومتی ممبران کے پاس اختیار بھی ہے اور ان کی اکثریت بھی ہے، ان کی عددی اکثریت موجود ہے لیکن حکومت جو ہے، وہ حقیقت کا سامنا نہیں کر سکتی، اب یہ کیا بات ہوئی، یہ تو ایک عجیب قسم کی روایت ہے اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ اسمبلی روایات کے مطابق یہ۔۔۔۔

(شور)

<u>جناب شوکت علی یوسفزئی</u>: میڈم سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

(شور)

<u>Madam Deputy Speaker</u>: Let him finish, خیر دے

جناب سردار حسین: میڈم سپیکر، میڈم سپیکر-----

(شور)

Madam Deputy Speaker: Yes, carry on, let him finish.

جناب سردار حسین: دو دفعہ، دو دفعہ حکومتی ممبران کی طرف سے کورم کی نشاندہی، یہ ہمیں کیا پیغام دے رہے ہیں؟

جناب شوکت علی یوسفزئی: میڈم، کورم پورا نہیں ہے۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: آپ کاؤنٹ کریں ذرا۔

جناب سردار حسین: لہذا میں اپنے میڈیا کے بھائیوں سے کہتا ہوں کہ یہ جو بڑے بڑے دعوے کرتے ہیں، دوسرے صوبوں میں جب جاتے ہیں اور میں پلڈاٹ کی اس رپورٹ پہ بھی حیران ہوں کہ آج اخبارات میں آیا ہے کہ گورننس میں، یہ گورننس کا حال ہے؟ آیا آپ لوگ دیکھیں، (تالیاں) یہ گورننس ہے؟ میں یہ سمجھتا ہوں کہ صوبے کی سیاسی اور پارلیمانی تاریخ میں بد ترین گورننس ہے اور یہ سب کے سامنے ہے۔ اب یہ کیا بات ہوئی، ممبران تیاری کرتے ہیں، یہاں آئے، اپنی امنڈمنٹس لائے ہیں، مفاد عامہ میں لائے ہیں، حکومت کا اگر اختلاف ہے، حکومتی بنچوں کے اندر اختلافات کی وجہ سے ان کے ممبران اسمبلی نہیں آ رہے ہیں، ان کے اختلافات فنڈز کی تقسیم کے اوپر ہیں، ان کے اختلافات اختیارات کے اوپر ہیں، اس کی واضح مثال یہ ہے، اس کی واضح مثال یہ کہ زبردستی جن لوگوں کو لایا جا رہا ہے، اول تو آتے ہیں نہیں، چند لوگ آ جاتے ہیں تو پھر ان کو اشارے کرتے ہیں کہ آپ لوگ باہر جائیں، تو یہی گورننس ہے اور میں تو افسوس کرتا ہوں، پلڈاٹ کی اس رپورٹ پہ بھی حیران ہوں، میرے خیال میں ہمارے پاس صرف یہی ایک Right اور آپ کسٹوڈین آف دی ہاؤس ہیں، ہم آپ سے Expect کریں گے، You are not a part of the government, you are not a part of the opposition، آپ کسٹوڈین آف دی اسمبلی ہیں، آپ سے انشاء اللہ توقع ہے ہماری اور ہم خوش بھی ہیں، شکریہ بھی آپ کا ادا کرتے ہیں، میں آج پلڈاٹ کی اس رپورٹ پہ بھی حیران ہوں کہ وہ لوگ کہتے ہیں کہ گورننس میں خیبر پختونخوا ایک نمبر پہ ہے، خیبر پختونخوا تو مائنس میں ہے، صفر پہ بھی نہیں ہے (تالیاں) یہی گورننس ہے؟ میڈم سپیکر! میں آپ کی رولنگ چاہوں گا، میں آپ سے رولنگ چاہوں گا، یہاں پہ ممبران اٹھتے ہیں، نشاندہی کرتے ہیں، ممبران نشاندہی کرتے ہیں، اس پہ بھی آپ کی رولنگ چاہوں گا اور اس غیر سنجیدگی پہ، اس غیر ذمہ داری پہ، اس غفلت پہ اور میں اگر حکومتی بھائی میرے

مائنڈ نہیں کریں گے تو میں حکومتی نااہلی اس کو کہوں گا، یہ تو حکومتی نااہلی ہے۔ آپ لوگ رائیٹ ٹو انفارمیشن لاتے ہیں، آپ لوگ کبھی ایک بل لاتے ہیں اور جو منتخب لوگ ہیں، دو کروڑ عوام کا جو منتخب جرگہ ہے، ان کو آپ Face نہیں کر سکتے ہیں تو یہی آپ کی گورننس ہے؟ لہذا کبھی ایک حکومتی رکن اٹھتا ہے، کورم کی نشاندہی کرتا ہے اور کبھی دوسرا۔ شکریہ، میڈم۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: شاہ فرمان صاحب!

جناب شاہ فرمان (وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ و محنت): شکریہ، میڈم سپیکر۔ سردار بابک صاحب نے دو پوائنٹس اٹھائے، ایک یہ کہ پلڈاٹ کی یہ رپورٹ صحیح ہے کہ گڈ گورننس میں یہ صوبہ نمبر ون ہے اور دوسری بات یہ کہ Ordinance and legislation، میں دونوں کے اوپر بات کرنا چاہوں گا، وہ یہ کہ لیجسلیشن کے حوالے سے گورنمنٹ کا ایجنڈا ہوتا ہے، وہ بھی چلتی رہے اور اس ہاؤس نے اور اپوزیشن نے یہ اعتراض کیا اور ہم نے Accept کیا کہ لیجسلیشن بلڈوز نہیں کرنا چاہیے، اس کے اوپر ڈیٹیل بحث ہونی چاہیے تاکہ لیجس لیشن کے اندر غلطیاں نہ ہوں۔ جو یونیورسٹی ایکٹ ہے، اس کو Detailed discussion کیلئے آپ کے سامنے رکھا جائے گا اور یہ (مداخلت) Detailed discussion کیلئے آپ کے سامنے رکھا جائے گا اور ایسی کوئی بات نہیں ہو گی کہ گورنمنٹ Malafide کے اوپر اس کو بلڈوز کرے گی لیکن جہاں گڈ گورننس کی بات ہے، وہ یہی لیجسلیشن ہے جس کی وجہ سے جتنے ادارے بنے، جس کی وجہ سے 'ڈی سنٹرلائزیشن' ہوئی، جس کی وجہ سے Devolution ہوئی، جس کی وجہ سے گورنمنٹ کی Efficiency enhance ہو گئی، اب اپوزیشن کا یہ اعتراض کیونکہ میڈم سپیکر! دو باتیں، ایک تو 18th Amendment کے بعد سے صوبے کو بہت زیادہ لیجسلیشن پینڈنگ تھی اور شکر الحمد للہ کہ اس حکومت نے بروقت وہ جتنی بھی ضروری لیجسلیشن تھی، وہ ساری پوری کی ہے۔ دوسری بات یہ کہ لیجسلیشن جس طرح اپوزیشن نے پہلے بھی یہ بات کی کہ لیجسلیشن Haste میں نہیں ہونی چاہیے تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ اگر لیجسلیشن کو آگے پیچھے، اس کے کوئی پوائنٹس، جو کنسرنڈ لوگ ہیں جو ادارے سے تعلق رکھتے ہوں، چاہے کوئی بھی لیجسلیشن ہو، یونیورسٹی ایکٹ کے حوالے سے یونیورسٹی کے لوگوں کے ساتھ کوئی بات کرنے کیلئے کوئی تاخیر اگر ہو جائے جو Stakeholders ہیں، ان سے بات ہو جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ Effective legislation ہو گی، اس میں Malafide involve نہیں ہے۔ جو بات ہے کہ گورننس میں ایسی کوئی مثال ملتی نہیں ہے کہ میں اس کو Compare کروں اس گورننس

سے، لیکن جو سردار بابک صاحب کی پچھلی حکومت میں ان کی جو کارکردگی کے حوالے سے میں کہاں سے بات اٹھاؤں؟ ٹرانسپرنسی کی رپورٹ بھی موجود ہے، ٹرانسپرنسی انٹرنیشنل کی رپورٹ بھی موجود ہے، پلڈاٹ کی رپورٹ بھی موجود ہے اور وہ ایسے نہیں کہتے، ان کی بات کوئی ایسی نہیں ہوتی کہ وہ ویسے ہی ایک پیج کے اوپر لکھ دے کہ فلاں بندہ اچھا ہے، یہ حکومت اچھی ہے، یہ حکومت بری ہے، وہ ڈیٹیل بتاتے ہیں، وہ ڈیٹیل بتاتے ہیں کہ Pilferage کتنا ہے، کرپشن کتنی ہے، باہر کتنا پیسہ جاتا ہے، کس کے پاس کتنا پیسہ ہے؟ یہ ساری چیزیں وہ اپنی انٹیلی جنس رپورٹس اور ان کے سروے کے مطابق ہوتی ہیں۔ شکر ہے اگر پلڈاٹ کے اوپر بھی سردار بابک صاحب کا اعتراض ہے تو میں کہہ دوں کہ یہ کوئی اور ادارہ بتادیں۔ آج اس ہاؤس میں میں ان کے سامنے بات کروں گا، اس ادارے نے جتنی لیجسلیشن کی، اس لیجسلیشن کے نتیجے میں جتنے ادارے بنے، اس اداروں کے نتیجے میں جتنی Devolution ہوئی، ان اداروں کے نتیجے میں جتنی 'ڈی سنٹرلائزیشن' ہوئی، جس طرح عام آدمی کو Empowered کیا گیا، وہ بھی آپ کے سامنے ہے۔ اگر رپورٹ پڑھ لیں، آپ وہ ساری لیجسلیشن پڑھ لیں، ہم نے پھر بھی یہ بات مان لی کہ بالکل ٹھیک ہے، اگر آپ یہ سمجھتے ہیں کہ اتنی زیادہ، 18th Amendment کے بعد وہ پینڈنگ لیجسلیشن بھی ضروری ہے اور اگر اس کے اوپر ڈیبیٹ بھی ہونی چاہیے تو اس کیلئے بھی ہم تیار ہیں لیکن میں سمجھتا ہوں کہ آرڈیننس ایک حکومت کے ایجنڈے اور کام کو چلانے کیلئے Temporary arrangement ہے، لیجسلیشن اس ہاؤس سے ہو گی، سردار بابک صاحب کے سامنے پڑے گی اور یہ اس کے اوپر Arguments دیں گے اور اس کے اوپر جو ہیں نا پھر بات ہو گی۔ میڈم سپیکر، میں صرف یہ کہنا چاہتا ہوں، اگر ہم اس ڈیبیٹ میں پڑجائیں غیر ضروری، ہاؤس کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ Effective legislation کیلئے Stakeholders کو، میں Overall کی بات کر رہا ہوں، Stakeholders کو اعتماد میں لینے کیلئے ان سے بات کرنے کیلئے، یہ اس ہاؤس کو میں بتانا چاہتا ہوں کہ گورنمنٹ کے اوپر پریشر لیجسلیشن کا ہے، اسلئے کہ ساری پینڈنگ لیجسلیشن 18th Amendment کے بعد سے پڑی ہوئی ہے اور گورنمنٹ نے اپنا ایجنڈا بھی آگے، اپنا Manifesto بھی آگے کرنا ہے، اس کے اندر کوئی Malafide نہیں اور اگر کوئی Malafide ہے تو یہ Pinpoint کر کے بتادیں، آرڈیننس سردار بابک صاحب اس ہاؤس کے پہلے بھی ممبر رہے ہیں، کانسٹی ٹیوشن کا مجھے پتہ ہے کہ ان کو پتہ ہے، Sprit of the Constitution میں آرڈیننس ہوتا کس لئے ہے، لیجسلیشن کب Accept کی جاتی ہے، اختیار

کس کے پاس ہے؟ لہذا چیزوں کو Mix کرنے کی ضرورت نہیں، یہ ہاؤس فیصلہ کرے گا، یونیورسٹی ایکٹ یا کسی بھی ایکٹ کے بارے میں آرڈیننس اس گورنمنٹ کے ایجنڈے کو آگے بڑھانے کیلئے Temporary arrangements ہے، اس میں کوئی Malafide نہیں ہے اور اس میں بھی کوئی شک نہیں ہے کہ گڈ گورننس کے حوالے سے خیبر پختونخوا کی حکومت نمبر ون ہے، کوئی نہ مانے تو اس کے اوپر ہم کوئی اس کو Force نہیں کر سکتے ہیں لیکن اگر دنیا مانتی ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ سب کو ماننا چاہیے۔ شکریہ، میڈم سپیکر۔

اراکین کی رخصت

محترمہ ڈپٹی سپیکر: تھینک یو، شاہ فرمان۔ یہ کوئی Leave Applications ہیں: صاحبزادہ ثناء اللہ خان، ایم پی اے، مسماۃ انیسہ زیب، ملک شاہ محمد، اعظم خان درانی، محمد علی، سردار حسین، محمود احمد خان، سردار ظہور احمد، فضل حکیم خان، حاجی قلندر خان لودھی، محب اللہ، مشتاق احمد غنی، مفتی سید جانان، مسماۃ خاتون بی بی، عبدالکریم خان، سپیشل اسسٹنٹ۔ Leave may be granted, agreed?

(تحریک منظور کی گئی)

توجہ دلاؤ نوٹس

Madam Deputy Speaker: Okay. 'Call Attention Notice': Item No. 7. Yes, call attention, rule 52 (a) to (g) are relevant, okay. Mr. Fakhar-e-Azam Wazir, MPA, to please move his call attention notice No. 720, in the House.

جناب فخر اعظم وزیر: میڈم سپیکر صاحبہ، شکریہ۔ میں آپ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں کہ موجودہ صوبائی حکومت نے۔۔۔۔

جناب شوکت علی یوسفزئی: میڈم! کورم پورا نہیں ہے۔

(شیم شیم کی آوازیں)

جناب فخر اعظم وزیر: یہ دعویٰ اور اعلان کیا تھا کہ صوبے بھر میں یکساں تعلیمی نظام نافذ کیا جائے گا جس سے امیر اور غریب کی تفریق ختم ہو جائے گی۔۔۔۔

Madam Deputy Speaker: Okay, Fakhar e Azam Sahib, just one minutes, please give me one minute, quorum, you say is not complete?

(شور)

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: کاؤنٹ کریں ذرا پلیز، Just count

(شیم شیم کی آوازیں)

<u>Madam Deputy Speaker</u>: Quorum is not complete.

(شور)

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: اور پلیز، پلیز، ذرا بجائیں دو منٹ کیلئے۔

(اس مرحلہ پر گھنٹیاں بجائی گئیں)

<u>Madam Deputy Speaker</u>: The quorum is not completed, so in exercise of the powers conferred by Clause (b) of Article 109-----

(Voices: shame, shame)

<u>Madam Deputy Speaker</u>: the Constitution of Islamic Republic of Pakistan, I, Iqbal Zafar Jahgra, Governor of Khyber Pakhtunkhwa, do hereby order that the Provincial Assembly shall stand prorogued on Friday, the first April, 2016, after conclusion of its business fixed for the day, till such date as may hereafter be fixed. Thank you very much.

(اجلاس غیر معینہ مدت تک کیلئے ملتوی ہو گیا)